

عَلَيْهِ السَّلَامُ

درسِ حدیث

مَوْجُودٌ فِي كِتَابِنَا

حضرت اقدس پیر و مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ”خانقاہِ حامدیہ چشتیہ“ راینڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہنامہ ”انوارِ مدینہ“ کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

سچی توبہ سے اللہ اور بندے کے درمیان تعلق ٹھیک ہو جاتا ہے !  
صرف انبیاءِ کرام معصوم ہوتے ہیں اور کوئی معصوم نہیں ہوتا !  
اپنے اوپر تنقیدی نظر ڈالتے رہنا چاہیے

(درسِ حدیث نمبر ۵۹/۲۰۶ ۸ شعبان المعظم ۱۴۰۶ھ/۱۸ اپریل ۱۹۸۶ء)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ أَمَّا بَعْدُ !

استغفار اور توبہ یہ ایسی فضیلت کی چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان تعلق

ٹھیک ہو جاتا ہے ! !

استغفار اور توبہ کا مطلب :

”استغفار“ کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بندہ یہ طلب کرے کہ وہ اُس کے گناہ کو اپنی رحمت سے ڈھانپنے رکھے ! تو یہ طلب کرنا اللہ تعالیٰ سے کہ خداوندِ کریم تو میرے گناہوں کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اس کا مطلب ہے کہ معاف فرمادے ! تو یہ مفہوم کن الفاظ سے ادا کیا جائے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے رہبری فرمائی ہے اور جو کلمات آپ نے استعمال فرمائے ہیں وہ بھی منقول ہیں اُن کی فضیلت بھی منقول ہے ! !

ایک تو ہے استغفار اور ایک ہے توبہ ! ”توبہ“ کے معنی ہیں رُجوع کرنا یعنی بندہ اپنی غلطی سے اپنے گناہ کے کام سے باز آجائے خدا کی طرف رُجوع کر لے گناہ سے ہٹ جائے یہ توبہ ہوئی ! اور حدیث شریف میں یہ کلمات آتے ہیں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتُوبُ إِلَيْهِ ۱ گویا دو چیزیں الگ الگ ہیں ایک جگہ اَسْتَغْفِرُ آیا اور ایک جگہ اَتُوبُ آیا تو دونوں کے معنی جدا جدا ہیں آقائے نامدار رحمۃ اللہ علیہم نے ارشاد فرمایا کہ میں حق تعالیٰ سے استغفار کا جملہ دن بھر میں ستر دفعہ سے بھی زیادہ ادا کرتا ہوں !

دوسری حدیث شریف میں آتا ہے کہ لَيْغَانٌ عَلَى قَلْبِي میرے دل پر بادل جیسا آجاتا ہے وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَّرَّةً ۲ میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں کہیں ستر دفعہ سے زیادہ آیا اور کہیں سو دفعہ آیا ! یہ جملہ میں متفرق اوقات میں کہتا رہتا ہوں !

”عَيْنٌ“ کی وضاحت :

وہ جو قلبِ اطہر پر بادل جیسی کیفیت غبار جیسی کیفیت آتی تھی اُس کی وجہ یہ ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملنا جلنا مختلف قسم کے لوگوں سے تھا، کافروں سے بھی تھا منافقین سے بھی تھا، تو اُس کا اثر قلبِ مبارک محسوس کرتا، بلکہ بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقام تھا اللہ کی طرف توجہ قائم رکھنے کا وہ آپ کے ساتھ خاص تھا انبیائے کرام علیہم السلام کے ساتھ خاص تھا اور وہ اتنا بڑا ہے کہ اُس سے وہ کبھی سیر نہ ہوتے تھے ! لیکن ساتھ ہی ساتھ اُن کو دوسرا کام سپرد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کی اصلاح فرمائیں اور اصلاح اعمال کی بھی عقائد کی بھی قرآن پاک میں آئی ﴿يُزَكِّيهِمْ﴾ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تزکیہ فرمانے کے لیے کہ صاف کریں پاکیزہ بنائیں تو وہ پاکیزگی اعمال کے اعتبار سے بھی ہے عقائد کے اعتبار سے بھی ہے ظاہر بھی باطن بھی ! ظاہر میں کپڑے تک شامل ہیں اُس میں بدن بھی شامل ہے اُس میں تمام چیزوں کی طہارت اور پاکیزگی جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائی اور آپ سے پہلے اور انبیائے کرام نے بھی سکھائی !

یہاں پر یہ آتا ہے کہ میرے دل پر وہ پردہ سا عَیْنُ سا آجاتا ہے جیسے بادل ہو غبار ہو یہ کیفیت ہوتی تھی تو اس کیفیت کی وجہ یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے قلبِ مبارک پر جو آنے والے اور ملنے والے ہوتے تھے اُن کا اثر جب پڑتا تھا تو اُس کا علاج آپ نے استغفار فرمایا ! استغفار میں خدا کی یاد بھی ہے، استغفار میں خدا سے دعا بھی ہے، استغفار میں خدا سے رحمت کی طلب بھی ہے ! تو یہ کلمات جامع ہوئے ! رسول اللہ ﷺ نے خود عمل کر کے دکھلایا ہے ! !

انبیائے کرام کا استغفار بطورِ عاجزی کے ہوتا ہے :

انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تو گناہوں سے خدا نے معصوم رکھا ہے ! اُن سے تو گناہ کا صدور نہیں ہے ! اُن کا استغفار کرنا یہ اُن کے درجات کی بلندی کے لیے ہے ! کیونکہ جب گناہ نہیں ہے اور پھر بھی وہ عاجزی کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو ایسا سمجھ رہے ہیں کہ استغفار کی ضرورت ہو تو یہ عاجزی جو ہے یہ برتری کی دلیل ہے ! اور اُن کے مقام کی بلندی کے لیے ہے تو اس سے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درجات بلند ہوتے تھے ! ! !

انبیاءِ کرام کے سوا کوئی معصوم نہیں :

انسانوں میں عام اُمتیوں میں سب کے لیے یہ ہے کہ اُن کے گناہ بھی ہیں گناہ سے بچا ہوا سوائے انبیائے کرام کے اور کوئی نہیں ہے ! غلطی ہوتی ہی رہی ہے چھوٹی غلطیاں یہ تو عام ہیں بڑی غلطیاں عام بندوں سے ہوتی ہیں خاص لوگوں سے چھوٹی غلطیاں اور بڑی بھی ہو سکتی ہیں ! آخر صحابہ کرام سے جن کا مقام بعد کے آنے والے ولیوں سے بڑا ہے کبیرہ گناہ ہوئے ہیں اور قرآن پاک میں آیا ہے ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴾ ۱

جاننے کے بعد پھر اُس گناہ پر جسے نہیں رہتے تو جب کوئی غلط کام گناہ کا کام یا بُرا کام ہو جاتا ہے تو خدا یاد آ جاتا ہے ذہن اللہ کی طرف جاتا ہے اُس کے سامنے پیش ہونے کی طرف جاتا ہے قیامت کی طرف جاتا ہے تو پھر ﴿ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ﴾ اور گناہوں کو بخشا یہ حقیقت اللہ ہی کا کام ہے !

معافی دلانا بھی اللہ کا کام ہے :

حتیٰ کہ اگر انسان دوسرے انسان کی غلطی کچھ کر لیتا ہے (یعنی اُس کو کوئی تکلیف دیتا ہے اور بعد ازاں) اُس سے معافی چاہتا ہے تو اُس سے معافی دلانا یہ بھی اللہ ہی کا کام ہے کہ اُس کے دل میں یہ بات آئے کہ وہ معاف کرے ﴿وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ خدا کے سوا اور کون ہے جو گناہوں کو معاف فرمائے؟ تو گناہوں کا صدور غیر انبیائے کرام سے ہوتا رہتا ہے، چھوٹے بھی ہو جاتے ہیں اور بڑے گناہ بھی ہو سکتے ہیں! قسم غلط کھالی قسم کھالی ایسی چیز پر کہ جو نہ کھانی چاہیے تھی اور کوتاہیاں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں اللہ کے حقوق کے بارے میں اُس کی عبادت کے بارے میں بندے سے صادر ہو جائیں وہ کوئی بھی نہیں جان سکتا اللہ کے سوا اور کسی کو نظر بھی وہ نہیں آسکتے!

گناہوں سے بچنے کی ترکیب :

اللہ نے یہ بتایا ہے کہ کوئی بھی گناہوں سے بچا ہوا نہیں ہے اور اللہ زیادہ جانتے ہیں سب سے زیادہ خدا ہی جانتا ہے تو اس واسطے انبیائے کرام کے علاوہ باقی کسی کو گناہوں سے معصوم نہیں مانا گیا کہ بالکل بچا ہوا ہے! اور یہ کہتے ہیں کہ صفائے کرام کے علاوہ باقی کسی کو گناہوں سے بچے کہ صفائے کرام بھی نہ ہوں کبائر بھی نہ ہوں تو یہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ باقی کسی اور سے نہیں ہو سکتا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر علاج کیا ہے؟ علاج یہی ہے ”استغفار“! انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں آقائے نامدار ﷺ نے اُس کا علاج یہی بتایا ارشاد فرمایا ایک دن کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَنُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً ۚ اللہ سے توبہ کرو، میں اللہ تعالیٰ سے ہر دن یا دن بھر میں یا کوئی کوئی دن ایسا ہوتا ہے کہ میں سو مرتبہ تک توبہ کرتا ہوں!

نبی کی استغفار کا مطلب :

یہ فرق رہے گا ہمارے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے استغفار میں کہ آپ کا بتلانا تعلیم کے لیے ہے اور آپ کا استغفار اور توبہ رفع درجات کے لیے ہے! کیونکہ وہ سوائے اس کے کہ

اظہارِ عاجزی ہو اپنی، اور اپنے آپ کی نفی کرنا ہو اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے ! اور ایسی چیز پر اللہ کی طرف سے درجات کی بلندی ہوتی ہے ! !

اور ہمارے لیے یہ ہے کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے ہمارے گناہ سچ سچ ہیں وہ معاف ہوتے ہیں ! بہت سی باتیں تو ایسی ہیں یعنی ایسے بیانات بزرگانِ دین کے بارے میں ملیں گے اور ہیں موجود ایسے کلمات کہ بعض اُن کے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اگر میں یہ قسم کھا لوں کہ ان سے کوئی کبیرہ گناہ نہیں ہوا اور کوئی صغیرہ بھی میں نے نہیں دیکھا تو میں حائث نہیں ہوں گا ! یعنی واقعی میں نے نہیں دیکھا اُس آدمی سے کہ کبیرہ گناہ کا صدور ہوتا ہو یا اُسے صغیرہ گناہ کرتے ہوئے میں نے دیکھا ہو، کبھی میں نے نہیں دیکھا ! بعض اکابر کے بارے میں نقل کرنے والے بڑے بڑے حضرات ایسے جملے نقل کرتے ہیں ! ! لیکن اس کو یہی کہا جائے گا کہ وہ آدمی یہ اپنے علم کی حد تک بتا رہا ہے باقی اللہ کے اور اُس کے درمیان کیا معاملات تھے اور کون سی چیز ایسی تھی کہ جو صغیرہ ہو سکتی تھی اور کون سی ایسی تھی جو کبیرہ ہو سکتی تھی اُس کا کسی کو کیا پتہ چلتا ہے ؟

بہت ہی خفی چیزیں ہیں جو بندے اور خدا کے درمیان ہوتی ہیں پتہ ہی نہیں چل سکتا اُن کا ! ایک آدمی اگر نماز پڑھا بھی رہا ہے ہم تو یہی دیکھیں گے کہ نماز پڑھا رہا ہے اگر اُس کے ذہن میں یہ آجائے کہ میں اچھا قاری ہوں میں قراءت زور سے پڑھ لوں ذرا آواز بلند کروں تو پھر اُس کی عبادت میں کمی آتی چلی جائے گی اسی قدر ! اب اس کا پتہ تو ہمیں نہیں چل سکتا یہ تو اللہ جان سکتا ہے اور وہ (خود) جان سکتا ہے دیکھنے والا تو یہی کہے گا کہ میں نے تو اُسے کبھی نہیں دیکھا کہ وہ مجھے کسی گناہ میں مبتلا نظر آیا ہو کوئی کبیرہ گناہ کیا ہو ! یہ کہتے ہیں کہ رُکوع میں اگر کوئی آ رہا ہے نماز میں شامل ہونے کے لیے اور رُکوع لمبا کر دے کہ وہ اس میں مل جائے آ کر یا اسی اعتبار سے نماز لمبی کر دے کہ فلاں شخص آنے والا ہے وہ بھی شامل ہو جائے تو پھر اب یہ بات تو ایسی ہے کہ جسے وہ جان سکتا ہے پڑھانے والا اور خدا جان سکتا ہے ہمیں خبر ہی نہیں ! اور اُس پر وہ کہتے ہیں یعنی فقہائے کرام اَحْشَى عَلَيْهِ عَظِيمًا بہت بڑی چیز کا مجھے ڈر لگتا ہے اُس کے بارے میں یعنی ایک طرح کا شرک ہو گیا ! !

پھر ایک (مسئلہ) یہ ہے کہ وہ جانتا کسی کو نہیں ہے وہ عام لوگوں کی رعایت کرتا ہے کہ نماز لمبی پڑھوں گا تاکہ جو آنے والے ہیں وہ آجائیں نماز میں تعداد نمازیوں کی زیادہ ہو جائے وہ گناہ نہیں ہے !!  
ایک یہ ہے کہ فلاں چودھری صاحب ہیں یا فلاں ممبر ہے یا فلاں وزیر ہے وہ آنے والا ہے وہ آجائے یا میرا استاد ہے جو بھی کوئی ہے کسی خاص معین کا ذہن میں آجائے وہ غلط ہے !!  
ظاہر کا اور خلوتوں کا حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے :

تو میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جان سکتے ہیں کہ کس سے گناہ ہوا ہے اور کس سے نہیں ہوا ! اور صغائر اور کبائر یہ سب اُسی کے علم میں ہے ! بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا تعلق اور مخلوق سے ہوتا ہے اُن کو آدمی جان سکتا ہے ! ظاہر سے ہوتا ہے وہ جان سکتا ہے ! باطن اور اُس کی خلوتیں یہ اللہ تعالیٰ جان سکتا ہے، رب العزت جان سکتا ہے، اُس کا خالق جو ہے وہ جان سکتا ہے جس نے اُسے بنایا باقی کوئی نہیں جان سکتا ! تو اس واسطے جو جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلادیا اور اللہ نے اُن کے ذریعے ہم تک پہنچا دیا وہ حق ہے وہ یہی ہے کہ صرف انبیائے کرام اس چیز سے بچے ہوئے ہیں باقیوں سے گناہ ہوتا ہے ایسی چیز کہ جسے گناہ کہا جائے وہ ہوتی ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ ! تو جب یہ ہوتی ہے تو استغفار کرنا چاہیے !!

اپنے اوپر تنقیدی نظر ڈالتے رہنا چاہیے :

اور یہ تو جب ہے جب اپنے اوپر تنقیدی نظر ڈالے کوئی ! اور اگر تنقیدی نظر ہی نہیں ڈالتا صرف اپنی اچھائی ہی اچھائی پر نظر ہے یہ بھی تو ہو سکتا ہے ! تو پھر یوں کہنا پڑے گا کہ نہ تو دوسروں کو اُس کا گناہ نظر آیا کبھی، نہ اُسے خود اپنا گناہ نظر آیا کبھی ! لیکن کیا ایسے ہے کہ واقعی جو دوسروں کو نظر نہیں آیا وہ نہیں ہوا اور جب اُسے بھی نظر نہیں آیا تو سچ مُج نہیں ہو گا گناہ اُس سے، یہ نہیں ہے ! بلکہ اگر کسی آدمی کو اپنے گناہ نظر نہیں آرہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر تنقیدی نظر نہیں ڈال رہا ! یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ نہیں ہو رہا اُس سے کوتاہی نہیں ہو رہی، کوتاہی ہو رہی ہے گناہ ہو رہا ہے ! اُس کو خدا کی طرف رجوع کرنا اور استغفار کرنا چاہیے ضرور !!!

جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد صحابہ کرامؓ سے ہے **يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَدُّوا إِلَيَّ اللَّهُ فَيَأْتِي**  
**أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ** یہ عرصہ چودہ اور پندرہ (شعبان) کی درمیانی شب کا جو ہے وہ اسی قسم  
کا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور تجلی اس قسم کی مکلف مخلوق کی طرف فرماتے ہیں کہ وہ اگر توبہ کرے  
تو وہ قبول ہو جائے ! تو اس واسطے ہمیں اس طرف خاص طرح توجہ کرنی چاہیے ! !  
اللہ تعالیٰ ہم سب کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے معاف فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا  
( مطبوعہ ماہنامہ انوار مدینہ جنوری ۲۰۰۹ )



جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی امور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دائر الاقامہ (ہوسٹل) اور درس گاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹینکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)